ریفرنس نمبر: JTL-1902

تاریخ: 03-09-2024

# کیا مُشک حلال ہے؟ اور اسے کھا سکتے ہیں؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس بارے میں کہ مشک کیا ہے؟ اس کا کھانا حلال ہے یا حرام؟ سنا ہے کہ یہ ہرن کا خون ہوتا ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

مشک ہرن سے حاصل ہونے والا انتہائی خوشبودار مادہ ہے۔ جس کو دوا اور خوشبو کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔ یہ ایک مخصوص قسم کے نر ہرن کی ناف کے قریب ایک گلٹی (tumor) نما تھیلی میں جمع ہوتا ہے جس کو عام زبان میں نافہ کہتے ہیں۔

مشک کا شرعی حکم یہ ہے کہ یہ پاک ہے اور اس کا کھانا مطلقاً حلال ہے۔ یعنی خواہ ذبح شرعی کے ساتھ ذبح کیے ہوئے ہرن سے حاصل ہو یا غیر مذبوح (زندہ یا مردہ) ہرن سے۔ اور مشک کی اصل اگرچہ خون تھی لیکن انقلابِ ماہیت یعنی اصل و حقیقت تبدیل ہو جانے کی وجہ سے اور خون سے خوشبو بن جانے کی وجہ سے مشک کو پاک و حلال شمار کیا جاتا ہے۔ جس طرح شراب ناپاک اور حرام ہے لیکن جب اس کی ماہیت و حقیقت تبدیل ہو جائے اور یہ سرکہ بن جائے تو اب یہ پاک و حلال ہو جاتی ہے۔ یونہی حلال جانور کا خون جب دودھ کی شکل اختیار کر لیتا ہے تو وہ پاک و حلال ہو جاتا ہے۔ اس وضاحت کے بعد اب یہ شبہ بھی دور ہو گیا کہ جب مشک

خون ہے تو یہ حلال کیسے ہو سکتا ہے۔

مشک کی ماہیت کو بیان کرتے ہوئے علامہ عبد الرؤوف مناوی رحمۃ اللہ تعالی علیہ (سال وفات 1031ھ) فرماتے ہیں:"والمسك دم يجتمع في سرته في وقت معلوم من السنة"۔ یعنی: مشک وہ خون ہے جو سال کے ایک متعین وقت میں ہرن کے نافہ میں جمع ہوتا ہے۔

(فیض القدیر، جلد1، صفحہ547، تحت حدیث رقمہ 1121، المکتبۃ التجاریۃ الکبری، مصر)

مشک بہر صورت حلال ہے، جیسا کہ علامہ سید احمد بن محمد طحطاوی رحمہ اللہ (سال وفات 1069ھ) لکھتے ہیں:"وأكله حلال ولو من حيوان غير مذكي."ترجمہ: مشک کھانا حلال ہے اگرچہ زکوۃ شرعی کے ساتھ ذبح کیے ہوئے جانور کے علاوہ سے حاصل ہو۔

(حاشیۃ الطحطاوي علی مراقی الفلاح، صفحہ170، دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

اسی طرح در مختار میں علامہ علاء الدین حصکفی رحمۃ اللہ تعالی علیہ (سال وفات 1088ھ) فرماتے ہیں:"والمسك طاهر حلال فيؤ كل بكل حال."ترجمہ: مشک پاک و حلال ہے۔ لہذا اس کو ہر حال میں کھایا جاسکتا ہے۔

(الدر المختار، کتاب الطھارۃ، باب المیاہ، جلد01، صفحہ346، دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

اس کے تحت مشک کے حلال ہونے کی وجہ بیان کرتے ہوئے علامہ شامی رحمہ اللہ (سال وفات 1252ھ) رقم طراز ہیں:"لأنه وإن كان دما فقد تغير فيصير طاهرا كرماد العذرة، والمراد بالتغير الاستحالة إلى الطيبة وهي من المطهرات عندنا"۔ یعنی اس کے پاک اور حلال ہونے کی علت یہ ہے کہ اگرچہ یہ خون تھا لیکن جب اس کی حقیقت بدل گئی تو یہ پاک ہو گیا جیسا کہ گوبر جب راکھ بن جائے تو راکھ پاک ہوتی ہے۔ یہاں حقیقت بدل جانے سے مراد خون کا خوشبو میں تبدیل ہو جانا ہے۔ اور خوشبو ہمارے نزدیک پاک چیزوں میں سے ہے۔

(رد المحتار، کتاب الطھارۃ، باب المیاہ، جلد01، صفحہ346، دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

فتاوی شامی کی اس عبارت کے تحت امام اہل سنت قدس سرہ نے اس کی ایک نظیر بیان کرتے ہوئے فرمایا:" وکاللبن "یعنی اس کی مثال جانور سے نکلنے والا دودھ ہے۔(کہ یہ بھی انقلاب ماہیت کی وجہ سے پاک وحلال ہو جاتا ہے۔)

(جدالممتار علی ردالمحتار، کتاب الطھارۃ، باب المیاہ، جلد2، صفحہ142، مکتبۃ المدینۃ)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم

**الجواب صحیح**

**مفتی ابو الحسن محمد ھاشم خان عطاری**

**کتبــــــــــــــــــہ**

**محمد ساجد عطاری**

28صفر المظفر 1446ھ/03ستمبر 2024ء



فوڈز، ڈرنکس، کاسمیٹکس اور دیگر مصنوعات کی شرعی حیثیت جاننے کے لیے آپ حلال ریسرچ اینڈ ایڈوائزری کونسل کا وزٹ کر سکتے ہیں یا ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں

halal@daruliftaahlesunnat.net

ایڈریس: E1،171بلاک، جامع مسجد فیضان نوری رضوی جوہر ٹاؤن، لاہور پاکستان